سوال

(32) دیہات میں جمعہ پڑھنا جائز ہے کہ نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دیہات میں جمعہ پڑھنا جائز ہے کہ نہیں؟ (شیر علی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جمعہ دیہات میں وجوباً و فرضاً پڑھنا چاہیے۔ اس لیے کہ ادلہ مثبت وجوب جمعہ عام ہیں، جیسے قولہ علیہ السلام الجمعة واجب علی کل محتلم الحدیث رواہ ابوداؤد نسائی شروط جمعہ جن سے دیہات کو مستثنیٰ کیا جاتا ہے۔ ثابت نہیں ہیں۔

شرفیہ

جمعہ اہل دیہات پر بھی فرض ہے اس لیے کہ آیت شریفہ یا ایھا الذین امنوا اذا نودی للصلوٰۃ الایۃ میں شہری اور دیہاتی سب ہی شامل ہیں ایسے ہی حدیث نبوی لینتھین اقوام عن ودعھم الجمعات... اولیختمن اللہ علی قلوبھم الحدیث (صحیح مسلم)۔ اس میں سب لوگ شامل ہیں، دیہاتی بھی شہری بھی سوائے عورت بچے مریض غلام کے سب پر جمعہ واجب یعنی فرض ہے۔ (ابوداؤد، مشکوٰۃ ص ۱۲۱، ج ۱) اور رسول اللہ ﷺ نے قباء اور مدینہ کے درمیان ایک بستی و گاؤں میں جمعہ پڑھا۔ (سنن بیہقی و ابن سعد) ایک مرسل میں ہے جمع فی سفر و خطب (مصنف عبدالرزاق) اور جواثی میں خود رسول اللہ ﷺ نے جمعہ نہیں پڑھا تھا بلکہ آپ کے زمانہ میں صحابہ رضی اللہ عنھم نے پڑھا تھا۔ (صحیح بخاری ص ۱۲۲، ج ۱)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عمال کو خط لکھا ان جمعوا حَیثُ ماکنتم اخرجہ سعید بن منصور انتہیٰ روایات مذکورہ ملاحظہ ہوں۔ (التلخیص الجیر ص ۱۳۲، جلد اول و ص ۱۳۳) ابوسعید شرف الدین دہلوی (فتاویٰ ثنائیہ جلد اول ص ۶۱۳)

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد04ص81

محدث فتویٰ